

دین اسلام تو مکمل طور پر معتدل اور اعتدال کا دین ہے، اور اسلامی تعلیمات پر عمل اور حرام کاموں سے اجتناب کرنا ایک ایسا امر ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو کوئی اختیار نہیں، کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر واجب کیا ہے۔

موجودہ دور میں ہفتے ہفتے زیادہ بڑھ چکے ہیں اور بات یہاں تک جا پہنچی ہے کہ جو شخص کچھ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرنا اور بعض واجبات پر عمل کرتا ہو اسے سنجیدہ اور متشدد شمار کیا جاتا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا صرف اور صرف لوگوں میں دینی انحراف اور کثرت معاصی و گناہ میں پڑنے اور شرعی واہمیت کو آپ کے ہست زیادہ مشغول اور یہ لائق صد تحسین ہے کہ آپ اس گندے معاشرہ (یورپی معاشرہ) میں رہتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ آپ جو کچھ کر رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے اولیاء مومن لوگوں کو بہت زیادہ محبوب ہے، لیکن یہ کام شیطان کو بہت آپ کا صالح اور بچاؤناہد اختیار اور تلاش کرنا بھی ایک شرعی طور پر مطلوب کام ہے، لیکن ایسا کرنا آپ کے لائق نہیں کہ جس کے دین اور حسن خلق کا علم ہو جائے کہ وہ بہت اچھے دین و اخلاق کا مالک ہے لیکن اس کا ماضی خراب رہا ہے اس کو رو کرنا اور اس سے شادی نہ کرنا صحیح نہیں۔

کیونکہ جس انسان نے اپنے ماضی سے توبہ کر لی ہو اسے اس کے ماضی کی عار نہیں دلائی جاسکتی اور نہ ہی اس پر ماضی کی وجہ سے عیب لگایا جاسکتا ہے، اور پھر اگر وہ شادی کرنے کی رغبت لے کر آپ کے کو شادی کا پیغام دیتا ہے تو اسے رو نہیں کیا جاسکتا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمایا ہے:

(گناہوں سے توبہ کرنے والا تو ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

لیکن اگر کسی کے بارہ میں یہ تو علم ہو کہ اس کا ماضی بہت ہی برا گرا ہے اور وہ گناہ اور معاصی کا مرتکب رہا ہے اور اب اس کے بارہ میں یہ علم نہ ہو کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے کہ نہیں اور اس نے اپنے گناہ چھوڑے ہیں یا نہیں تو اس طرح کے شخص پر اس کے دین و اخلاق میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کسی انسان کا اپنی منگیتر یا اس کے اولیاء کو یہ کہنا کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے اور اب اس میں توبہ ملی پیدا ہو چکی ہے، اس پر بھروسے کے لیے یہی کہنا کافی نہیں بلکہ اس کے قول اور فعل کی تحقیق کی جائے گی کہ واقعی وہ اپنے قول میں سچا ہے، جب اس کے بارہ میں یہ علم ہو جائے کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ اس لیے آپ کوئی نیک اور صالح شخص تلاش کریں چاہے اس کا ماضی کیسا ہی گرا ہو آپ اسے رد نہ کریں، اور ہر اس شخص کو جس کے بارہ میں یہ علم ہو جائے کہ اس کا ماضی شر و فساد اور برائی میں گرا ہے اور ابھی تک اس نے ترک نہیں کیا اسے قبول نہ کریں اور اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیں۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لیے یہ فرماتے ہوئے حکم دیا ہے:

(عورت سے شادی چار چیزوں کی بنا پر کی جاتی ہے، اس کے مال کی وجہ سے، اور اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اور اس کے حسن و جمال کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک میں ملین والی کو اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466)۔

یہ عورت پر بھی منطبق ہوتی ہے کیونکہ عورت پر بھی ضروری ہے کہ وہ صاحب دین اور حسن خلق والے شخص کے علاوہ کسی اور کو قبول نہ کرے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

(جب تم ہارے پاس کوئی ایسا شخص شادی کرنے کا پیغام لے کر آئے (یعنی معنی کے لیے آئے) جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی (اپنی بیٹی سے) کرو اگر ایسا نہیں کرو گے تم پھر زمین میں بہت وسیع و عریض سفحاً تھینے ہی سہا بیٹے گھم) (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تحفۃ الاحوذی میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ وسلم کا یہ فرمانا: (إِذَا خُطِبَ إِلَيْكُمْ) یعنی جب تم میں سے کوئی بے کلمے کہ تم اپنی اولاد یا پھر اپنے رشتہ داروں میں سے کسی لڑکی کی اس سے شادی کرو (مَنْ تَرْتَمُونَ) یعنی جسے تم پسند کرتے ہو اور اچھا لگتا ہے (دیناً) یعنی اس کا دین تمہیں اچھا لگتا ہے (وَعِلْمُهُ) اور اس کا اخلاق اور معاشرت اچھی لگے (فَرُؤُجُهُ) تو

وہ اس لیے کہ تم اپنی بیٹی کو نکاح صرف اس سے کرو گے جو مال و دولت اور حسب و نسب اور خوبصورتی کا مالک ہو تو پھر تمہاری اکثر عورتیں بغیر شادی کے بیٹھی رہیں گی، اور اس طرح اکثر مرد بھی بغیر عورتوں کے رہیں گے جس سے زنا کا فتنہ زیادہ پھیلے گا، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورتوں کے اولیاء کو ہار محسوس

اور دیکھیں بعض صحابہ کرام تو دور جاہلیت میں مشرک تھے اور یہ میں وہ مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام پر اچھی طرح کار بند رہے اور شادیاں بھی کیں لیکن انہیں اس دلیل کی بنا پر رد نہیں کیا گیا کہ ان کا ماضی اچھا نہیں رہا، لہذا مرد کی حالت وہ معتبر ہوگی جس پر وہ موجودہ وقت میں کار بند ہے اور اپنے ماضی سے توبہ

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو صالح اور نیک خاندان عطا فرمائے اور اس میں آسانی پیدا کرے اس نیک و صالح اولاد سے نوازے، آمین یا رب العالمین۔

والحمد للہ رب العالمین۔